مالِ مضاربت سے مشین خرید کر کرائے پر دینے کی شرعی حیثیت

ریفرنس نمبر:IEC-0107 تاریخ:09-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم مختلف مشینیں کمپنیوں کو کرائے پر دیتے ہیں، وہ ان مشینوں کو لے کر خود ہی چلاتے ہیں، ہمارا کام فقط کرائے پر دے کر اس کا کرایہ وصول کرنا ہے۔ کیا ہم اس میں اس طور پر مضاربت کر سکتے ہیں کہ ایک انویسٹر ہمیں مشین کے پیسے دے اور ہم اس رقم سے مشین خرید کر آگے کرائے پر دے دیں، پھر جو کرایہ حاصل ہو، اسے معاہدے کے مطابق بطور نفع آدھا آدھا تقسیم کر لیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا انویسٹر سے پیسے لے کر مشین خرید کر کرائے پر دینا جائز ہے۔

مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ شرعی اصولوں کے مطابق مضارب کو مالِ مضاربت سے ہر وہ کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے جو تاجر حضرات عرفاً نفع کمانے کے لئے کرتے ہیں اور ہمارے عرف میں سامان کرائے پر دے کر نفع کمانا تاجروں میں معروف ہے نیز فقہائے کرام نے واضح طور پر مالِ مضاربت کو کرائے پر دینے کی اجازت عطا فرمائی ہے لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر مضاربت کے تمام اصول و قواعد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مضاربت کی جائے تو آپ کا بطور مضارب انویسٹر سے رقم وصول کرنا اور اس سے مشین خرید کر آگے کرائے پر دینا اور ملنے والے کرائے کو طے شدہ فیصد کے مطابق تقسیم کرنا، جائز ہے۔

مضارب کو مالِ مضاربت کرائے پر دینے کی اجازت ہوتی ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”یملک بمطلق المضاربة التوکیل بالبیع والشراء للحاجة والاجارة والاستئجار“ یعنی: مضاربتِ مطلقہ میں مضارب بوقتِ ضرورت بیع و شرا کا وکیل بنا سکتا ہے، **مالِ مضاربت کو کرائے پر دے سکتا ہے** اور کسی سامان کو کرائے پر لے سکتا ہے۔ **(فتاوی عالمگیری، ج04، ص291-292، بیروت، ملخصا)**

مضارب کو مالِ مضاربت سے ہر وہ کام کرنے کی اجازت ہوتی ہے جو تاجر حضرات نفع کمانے کے لئے عموماً کرتے ہیں جیسا کہ مضارب کے مالِ مضاربت سے زمین کرائے پر لینے اور اس میں کھیتی باڑی کرنے سے متعلق بدائع الصنائع میں ہے: ”وله ان يستاجر ارضا بيضاء، ويشترى ببعض المال طعاما فيزرعه فيها، وكذلك له ان يقلبها ليغرس فيها نخلا او شجرا او رطبا، فذلك كله جائز والربح على ما شرطا“ یعنی: مضارب کو اس بات کی اجازت ہے کہ خالی زمین کرائے پر لے اور مالِ مضاربت کے کچھ مال سے بیج خریدے پھر انہیں اس زمین میں بو دے، اسی طرح مضارب کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ اس خالی زمین میں درخت یا کھجور کے درخت یا سبزیاں اگانے کے لیے ہل چلائے، یہ تمام کام جائز ہیں اور ان سے حاصل ہونے والا نفع ان دونوں کے درمیان طے شدہ فیصد کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”لان الاستئجار من التجارة، لانه طريق حصول الربح وكذا هو من عادة التجار فيملكه المضارب“ یعنی: کیونکہ **کسی چیز کو کرائے پر لینا تجارتی امور سے ہے کہ یہ نفع کے حصول کا ایک طریقہ اور عادتِ تجار میں سے ہے لہٰذا مضارب کو اس کا بھی اختیار ہوگا۔**

(بدائع الصنائع، ج06، ص88، دار الکتب العلمیۃ)

مجلۃ احکام العدلیہ میں ہے: ”له ايداع مال المضاربة...والايجار“ یعنی: مضارب کے لئے مالِ مضاربت کو ودیعت رکھوانا اور کرائے پر دینا جائز ہے۔

(مجلۃ احکام العدلیۃ، ص273، مطبوعہ کراچی ملتقطا)

بہار شریعت میں ہے: ”مضارب۔۔۔ کسی چیز کو اجارہ پر دے سکتا ہے کرایہ پر لے سکتا ہے۔“

(بہار شریعت، ج3، ص06، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی ملتقطا)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

24 ربیع الآخر 1445ھ/09 نومبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com